بوقت اقامت کب کھڑا ہونا مسنون ہے؟

مفتی محمد اشرف القادری محدّث نیک آبادی (گجرات، پنجاب)

بسم اللہ نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الحبیب الکریم اما بعد

حدیث نبوی، اُصول اربعہ شرعیہ میں سے اصل دوم ہے، اور آثار صحابہ وتابعین بھی اسی کے ساتھ ملحق، اور اس کی تفصیل وتشریح کا درجہ رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ حدیث کی چھ مشہور کتب اور دیگر کتب احادیث کے مصنفین اپنی تصانیف میں احادیث نبویہ مرفوعہ کے ساتھ ساتھ بکثرت آثار صحابہ وتابعین کا تذکرہ بھی اہتمام سے کرتے چلے آئے ہیں، بطور مثال صحیح البخاری ہی کو دیکھ لیجئے گا، لہذا ہم بھی طریقہ محدثین وکتب احادیث کا اتباع کرتے ہوئے، اولاً احادیث نبویہ مرفوعہ، پھر آثار صحابہ کرام وآثار ائمہ تابعین کو کتب احادیث میں سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ اُنیب۔

اس مسئلہ کی کثیر الوقوع صورتیں دو ہیں:

(۱)۔ جب امام ومقتدی دونوں فریق مسجد میں ہوں۔

(۲) جب مقتدی مسجد میں ہوں اور امام بیرون مسجد یا حجرے میں ہو اور اقامت شروع ہو جائے۔

لہٰذا ہم علی الترتیب دونوں صورتوں کا علیحدہ علیحدہ حکم احادیث وآثار کی روشنی میں بیان کرتے ہیں، چنانچہ ملاحظہ فرمایئے گا!

صورت اولیٰ

اگر ''فریقین یعنی امام ومقتدی مسجد کے اندر موجود ہوں'' تو دونوں کے لئے اقامت میں ''حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، یا قد قامت الصلوٰۃ'' کے الفاظ پہ کھڑے ہونا سنت مستحبہ اور شروع اقامت میں اُٹھ کھڑا ہونا خلاف سنت ہے۔

اولیٰ یہ ہے کہ ''حی علی الصلوٰۃ'' پہ کھڑے ہونا شروع کردیں، ''حی علی الفلاح'' پہ کھڑے ہو جائیں، اور ''قد قامت الصلوٰۃ'' پر خوب درست ہو کر کھڑے ہو جائیں تاکہ تینوں قسم کی روایات پہ عمل ہو جائے، چنانچہ اس پر احادیث وآثار ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

(۱) حدیث عبداللہ بن ابی اوفیٰ

امام بزار اپنے ''مسند'' میں، امام ابوالقاسم الطبرانی اپنے ''معجم''، یں بیہقی اپنے ''سنن کبریٰ'' میں نیز محدث سیمویہ اپنی کتاب میں سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا:

''کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اذا قال بلال ''قد قامت الصلوٰۃ نہض فکبر'' (المسند''البزار'' مسند عبداللہ ابن ابی اوفیٰ، حدیث([illegible])، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ)(ایضاً، ''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد''، نورالدین الہیثمی، کتاب الصلوۃ، باب مایفعل اذا اقیمت الصلوۃ([illegible]) طبع دارالفکر، بیروت۔)(ایضاً۔ ''کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال''، علی المتقی، الکتاب الثالث، من حرف الشین، الشمائل، قسم الاقوال، الباب الثانی، العابادات، الفصل الثانی، الصلوۃ السنن، رقم الحد

يث، (ج/)، طبع مكتبة التراث الاسلامی، حلب ـ)(ایضاً۔ ”السنن الكبرىٰ“ ، البيهقی، كتاب الصلوة ، صفة الصلوة، باب منزعم انه يكبر قبل فراغ المؤذن من الاقامة(/) طبع دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد ، دكن۔)

”جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اقامت میں ”قد قامت الصلوٰۃ“ کہنے لگتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُٹھ کھڑے ہوتے، پھر اللہ اکبر کہتے“۔

اکابر علماءِ دیوبند میں سے مولوی اشرف علی تھانوی اور اُن کے خلیفہ ومعتمد، محدث ومفتی ظفر احمد عثمانی نے دو مختلف بابوں کے تحت حدیث بالا کو نہ صرف نقل کیا، بلکہ اسے معتبر و مسلم رکھا، بلکہ اس سے مسائل کا استنباط اور اُن پہ استدلال کیا، پھر صاف صاف لکھ دیا: ”وهو حديث حسن الاسناد“ (”اعلاء السنن“، ظفر احمد عثمانی تهانوی، كتاب الصلوٰة ، ابواب الامامة، باب وقت قيام الامام والمامومين للصلوة(/)، طبع ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچی۔)

”اس حدیث کی اسناد حسن ہے“۔

نیز دوسرے مقام پر راوی حدیث ”حجاج بن فروخ“ کے بارے میں اپنا فیصلہ ان الفاظ میں دیا: ”وهو حسن الحديث“ (”اعلاء السنن“، ظفر احمد عثمانی تهانوی، كتاب الصلوٰة ، ابواب الامامة، باب استحباب التكبير عند قدقامت الصلوٰة(/)، طبع ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچی۔)

”حجاج حدیث حسن کا راوی ہے“۔

میں کہتا ہوں کہ ”حجاج بن فروخ“ کی توثیق امام ابن حبان نے بھی کی ہے۔ (”كتاب الثقات“، ابن حبان” القرن الرابع تبع الاتباع، باب الحاء، حجاج بن فروخ الواسطی،“(/) طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد ،دكن۔)

(۲) حدیث اُم حبیبه

محدث کبیر، شیخ الشیوخ البخاری ومسلم، امام عبدالرزاق، اپنی اسناد کے ساتھ ام المؤمنین حضرت اُم حبیبہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

" فلماً قال حی الصلوۃ نهض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آلهٖ وسلم الى الصلوۃ"

(''المصنف'' امام عبدالرزاق'' كتاب الصلوٰة، ابواب الاذان، باب الرجل متى يقوم للصلوة ...... الخ، حديث''([illegible])، طبع المجلس العلمی، کراچی)

''توجونہی مؤذن نے''حی علی الصلوۃ'' کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نماز کے لئے اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے''۔

(۳) امام حسین کا اثر

امام محدث عبدالرزاق، ابن جریج سے راوی، انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن ابی یزید نے خبر دی کہ

''اقام المئوذن بالصلوة فلما قال قد قامت الصلوة قام حسين ''(''المصنف'' عبدالرزاق، كتاب الصلوة، ابواب الاذان ، باب قيام الناس عند الاقامة، حديث([illegible])، طبع المجلس العلمی، کراچی)

مؤذن نے نماز کے لئے اقامت کہی، تو جب وہ''قد قامت الصلوة'' کہنے لگا تو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کھڑے ہوگئے''۔

(۴) حضرت انس کا اثر (۱)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی لکھتے ہیں:

''عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهٗ انه اذا قيل قد قامت الصلوة وثب فقام'' (''السنن الكبرىٰ'' بيهقى، كتاب الصلوة، صفة الصلوة، باب متى يقوم المامومؑ([illegible])، طبع مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد، دكن، [illegible])

''ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کیا کہ آپ کا معمول یہ تھا کہ جس وقت ''قد قامت الصلوة'' کہا جانے لگتا تو آپ اچھل کر کھڑے ہوجاتے''۔

(۵) حضرت انس کا اثر (۲)

محدث ابن المنذر اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ:

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ انہٗ کان یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوة (فتح الباری شرح صحیح البخاری، العسقلانی، کتاب الاذان، باب متی یقوم رأوالامام عند الاقامة، تحت الحدیث [illegible]، طبع دارنشر الکتب الاسلامیة، لاھور)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ آپ اُس وقت کھڑے ہوتے، جب مؤذن ''قد قامت الصلوة'' کہنے لگتا''۔

(۶) امام حسین کا ایک اور اثر

امام بیہقی مزید لکھتے ہیں:

''وعن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہٗ کان یفعل ذلك'' (السنن الکبریٰ، بیهقی، کتاب الصلوة، صفة الصلوة، باب متی یقوم الماموم، [illegible]، طبع مجلس دائرة المعارف العثمانیة، حیدر آبا، دکن، [illegible])

''اور حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ بھی ایسا ہی کرتے تھے'' (جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت بالا میں منقول ہے)۔

(۷) حضرت ابن عمر کی تاکید شدید

بخاری ومسلم کے استاذ الاساتذہ وشیخ الشیوخ، محدث عبدالرزاق صنعانی اپنی سند کے ساتھ، مشہور تابعی امام عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''کنا جلوسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، فلما اخذ المؤذن فی الاقامة قمنا فقال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما: اجلسوا فاذا قال قد قامت الصلوة فقوموا'' (المصنف عبدالرزاق، کتاب الصلوة، ابواب الاذان، باب قیام الناس عندالاقامة، حدیث [illegible]، [illegible]، طبع المجلس العلمی، کراچی)

''ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، جونہی مؤذن نے اقامت کہنا

شروع کی ہم اُٹھ کھڑے ہوئے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما نے فرمایا! بیٹھ جاؤ، پھر جس وقت مؤذن'' قد قامت الصلوۃ'' کہنے لگے، تب کھڑے ہونا''۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے، جو لوگ اقامت شروع ہوتے ہی اُٹھ کھڑے ہو گئے تھے، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ءکے صاحبزادے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کس طرح سختی سے انہیں دوبارہ نیچے بٹھادیا، اور پھر ''قدقامت الصلوۃ'' کے نزدیک انہیں کھڑا ہونے کا حکم دیا، معلوم ہوا کہ:

ا۔ جو لوگ شروع اقامت میں کھڑے ہو جائیں انہیں مسئلہ سنا کر بیٹھ جانے اور بیٹھ کر اقامت سننے کا مشورہ دینا صحابہ کرام کی سنت ہے۔

۲۔ یہ بھی پتا چلا کہ جو شخص دوران اقامت مسجد میں آئے اُسے کھڑے کھڑے اقامت سننا مکروہ ہے، اُسے صف میں پہنچتے ہی بیٹھ جانا چاہئیے پھر ''حی علی الفلاح'' یا ''قد قامت الصلوۃ'' پر کھڑے ہونا چاہئیے، یہی سنت کے مطابق ہے، کہنے والے نے خوب کہا:

''اگر در خانہ کس ست، ایک حرف بس ست''۔

(۸) اصحاب ابن مسعود کا معمول

امام حافظ ابن حجر العسقلانی بیٹھ کر اقامت سننے اور ''قدقامت الصلوۃ'' کے نزدیک کھڑے ہونے کا مسئلہ بیان کر کے لکھتے ہیں:

''وکذا رواہ سعید بن منصور من طریق ابی اسحاق عن اصحاب عبداللہ''(فتح الباری شرح صحیح البخاری، العسقلانی، کتاب الاذان، باب متی یقوم الناس اذارأوا الامام عند الاقامۃ، تحت الحدیث ۶۳۷، ج ۲/ ۱ ص ۴ طبع دارالنشر الکتب الاسلامیۃ، لاھور)

''امام سعید بن منصور نے بطریق ابواسحاق، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب سے ایسا ہی روایت کیا ہے''۔

(۹) صحابہ واکابر تابعین کا مذہب

ائمہ تابعین کے طبقہ وسطیٰ کے مشہور امام حضرت معاویہ بن قرہ سے محدث عبدالرزاق اپنی سند کے ساتھ

روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"کانو ا یکرھون ان ینھض الرجل الی الصلوۃ حین یاخذ المؤذن فی اقامتہٖ" (المصنف، عبدالرزاق، کتاب الصلوۃ، ابوب الاذان، باب الرجل متی یقوم للصلوۃ ......الخ، حدیث : [illegible] ([illegible]) طبع المجلس العلمی، کراچی)

"صحابہ و اکابر تابعین اسے مکروہ جانتے تھے کہ مؤذن کے اقامت شروع کرتے ہی آدمی نماز کے لئے اُٹھ کھڑا ہو"۔

(۱۰) ابواسحاق وغیرہ کا اثر

امام محدث عبدالرزاق محدث الیمن اپنے شیخ حضرت معمر سے راوی کہ آپ نے فرمایا:

"اتیت ابا اسحاق، وکان جارا للمسجد لایخرج حتی یسمع الاقامۃ ، قال ورایت رجالا یفعلون ذلک" (المصنف ، عبدالرزاق، کتاب الصلوۃ، ابواب الاذان، باب قیام الناس عندالاقامۃ ،حدیث [illegible] [illegible] طبع المجلس العلمی، کراچی)

"میں ابواسحاق کے پاس آیا، وہ مسجد کے پڑوسی تھے، وہ گھر سے جماعت میں شمولیت کے لئے اس وقت تک نہ نکلتے جب تک اقامت نہ سن لیتے، نیز فرمایا کہ میں نے (تابعین میں سے) اور بھی بہت سے لوگوں کو دیکھا جو ایسا ہی کرتے تھے"۔

(۱۱) حضرت عطاء کا اثر

یہی امام عبدالرزاق، امام المحدثین ابن جریج سے مشہور تابعی امام عطاء کا فتویٰ روایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابن جریج کہتے ہیں:

"قلت لعطاء انہ یقال اذا قال المؤذن قد قامت الصلوۃ فلیقم الناس حینئذِ؟ قال نعم" (المصنف ، عبدالرزاق، کتاب الصلوۃ، ابواب الاذان، باب قیام الناس عندالاقامۃ ،حدیث [illegible] [illegible] طبع المجلس العلمی، کراچی)

"میں نے عطاء سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ جب مؤذن "قد قامت الصلوۃ" کہنے لگے لوگوں کو اس وقت

کھڑے ہونا چاہئیے؟ (کیا یہ مسئلہ اسی طرح ہے؟) آپ نے فرمایا: ہاں! درست ہے"۔

(۱۲) امام عطا کا ایک اور اثر

امام بیہقی لکھتے ہیں:

"وعن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھما انه کان یفعل ذلك وھو قول عطاء" (السنن الکبریٰ، بیھقی، کتاب الصلوٰۃ، صفة الصلوٰۃ، باب متی یقوم الماموم، ۲/۲۰، طبع مجلس دائرۃ المعارف العثمانیة، حیدر آباد دکن، ۱۳۵۴ھ)

"اور حضرت حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ آپ بھی ایسا ہی کرتے تھے، (جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بالا میں منقول ہے) امام عطا کا بھی یہی قول ہے۔

(۱۳) امام حسن بصری کا اثر (۱)

امام حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ جلیل القدر تابعی امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"کرہ ان یقوم الامام حتی یقول المؤذن قد قامت الصلوٰۃ"۔ (المصنف، ابن ابی شیبه، کتاب الصلوٰۃ، باب فی الامام متی یکبر اذا قال المؤذن قدقامت الصلوٰۃ، ۱/۴۰۷ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیة، کراچی)

"حسن بصری امام کے کھڑا ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے جب تک کہ مؤذن "قدقامت الصلوٰہ" نہ کہنے لگے"۔

(۱۴) امام حسن بصری کا اثر (۲)

حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ نے امام حسن بصری سے ایسی ہی ایک اور روایت بھی تخریج کی ہے۔ (المصنف، ابن ابی شیبه، کتاب الصلوٰۃ، من قال اذا قال المؤذن قدقامت الصلوۃ فلیقم، ۱/۴۰۷، طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیة، کراچی)

(۱۵) امام حسن بصری کا اثر (۳)

امام بیہقی لکھتے ہیں:

"وعن الحسين بن على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنهما انه كان يفعل ذلك وهو قول عطاء والحسن" (السنن الكبرىٰ، بيهقى، كتاب الصلوة، صفة الصلوة، باب متى يقوم المأموم، ج٢، طبع مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد دكن، ١٣٥٤ھ)

"اور حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ بھی ایسا ہی کرتے تھے، (جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بالا میں منقول ہے) امام عطا اور امام حسن بصری کا بھی یہی قول ہے"۔

(١٦) عمر بن عبدالعزیز کا فرمان

امام ابن ابی شیبہ اپنی سند متصل سے، خلیفہ راشد، تابعی جلیل امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر، حضرت ابو عبید سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

"سمعت عمر بن عبدالعزيز بحناصرة يقول حين يقول المؤذن قد قامت الصلوة، قوموا! قد قامت الصلوٰة" (المصنف، ابن ابى شيبه، كتاب الصلوٰة، من قال اذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰة فليقم، ج١، طبع ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچى۔)

"مقام "حناصرہ" میں، میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے سنا، جس وقت مؤذن "قد قامت الصلوٰة" کہتا تو آپ فرماتے کھڑے ہو جاؤ! نماز قائم ہو گئی"۔

(١٧) عمر بن عبدالعزیز کا گشتی فرمان

امام محدث عبدالرزاق، ابن جریج سے روایت کرتے ہیں، انہیں عبدالکریم بن مالک نے بتلایا کہ:

"ان عمر بن عبدالعزيز بعث الىٰ المساجد رجالا اذا اقيمت الصلوٰة فقوموا اليها"۔ (المصنف، عبدالرزاق، كتاب الصلوٰة، ابواب الاذان، قيام الناس عند الاقامة، حديث ١٩٤٠، ج١، طبع المجلس العلمى، كراچى)

"حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مسجدوں میں آدمی بھیجے (اور یہ گشتی فرمان جاری کیا) کہ جس وقت "قد قامت الصلوٰة" کہا جائے، تو نماز کے لئے کھڑے ہو جایا کرو"۔

(١٨) امام ابراھیم نخعی کا اثر (١)

امام حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ سے، وہ خالد سے، وہ ابومعشر سے، اور وہ جلیل القدر تابعی امام ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ:

"کان اذا قال المؤذن حی علی الصلوٰۃ قام فاذ قال قدقامت الصلوٰۃ کبر"۔(المصنف، ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوٰۃ، فی الامام متی یکبر ...... الخ، ([illegible])، طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراچی۔)

"آپ کا معمول تھا کہ مؤذن جب "حی علی الصلوٰۃ" کہتا آپ اس وقت کھڑے ہوتے، اور جب "قد قامت الصلوٰۃ" کہتا تو آپ اللہ اکبر کہتے"۔

(۱۹) امام ابراھیم نخعی کا اثر (۲)

قاضی القضاۃ امام ابو یوسف، سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت طلحہ بن مصرف سے، اور وہ امام ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"اذا قال المؤذن حی علی الفلاح قام القوم فی الصفوف"۔(کتاب الآثار، امام ابویوسف، باب الاذان، حدیث [illegible]، ([illegible]) طبع دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

"جب مؤذن (اقامت پڑھتے ہوئے) "حی علی الفلاح" کہے، تو نمازی صفوں میں کھڑے ہو جائیں"۔

(۲۰) امام ابرھیم نخعی کا اثر (۳)

امام ربانی، امام محمد بن حسن الشیبانی، امام اعظم ابوحنیفہ سے، وہ حضرت طلحہ بن مصرف تابعی سے اور وہ جلیل الشان تابعی امام ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"اذا قال المؤذن حی علی الفلاح فانہ ینبغی للقوم ان یقوموا فیصفوا فاذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰۃ کبر الامام"۔(کتاب الآثار، امام محمد، الصلوٰۃ، باب الاذان، حدیث [illegible] ([illegible]) طبع ادارۃالقرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراچی)(ایضاً۔جامع المسانید، الخوارزمی، الباب الخامس فی الصلوٰۃ، الفصل السادس فی الجماعۃ...... الخ ([illegible])، طبع المکتبۃ

الاسلامية، سمندری،فیصل آباد، پاکستان)

''جب مؤذن (اقامت میں) ''حی الفلاح'' کہے تو اس وقت چاہیئے کہ لوگ کھڑے ہوجائیں پھر صفیں درست کریں،تو جب مؤذن ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہہ دے تو تو امام اللہ اکبر کہے''۔

(۲۱) تابعی جلیل امام ابوحنیفہ کا اثر

امام ابراہیم نخعی کی روایت بالا کے متصلاً بعد، تابعی جلیل الشان سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کا مذہب بیان کرتے ہوئے، امام محمد بن حسن الشیبانی لکھتے ہیں:

''وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وان کف الامام حتی یفرغ المؤذن من اقامتہٖ ثم کبر فلا باس بہ ایضاً، کل حسن''۔(کتاب الآثار، امام محمد، الصلوٰۃ، باب الاذان، حدیث۷۹(ص۱۵) طبع ادارۃالقرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراچی)(ایضاً۔جامع المسانید، الخوارزمی، الباب الخامس فی الصلوٰۃ ، الفصل السادس فی الجماعۃ...... الخ(۱/۴۲۰) ، طبع المکتبۃ الاسلامیۃ، سمندری،فیصل آباد، پاکستان)

''اور یہی (جو امام ابراہیم نخعی کا مذہب ہے) ہمارا بھی مذہب ہے، اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے، رحمہ اللہ تعالیٰ، اور اگر امام مؤذن کے اقامت سے فارغ ہونے کا انتظار کرے، پھر اس کے بعد اللہ اکبر کہے، تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں، یہ سب درست ہے''۔

(۲۲) امام ابوحنیفہ تابعی کا ایک اور اثر

امام ربانی، امام محمد بن حسن الشیبانی، ایک اور مقام پر، تابعی جلیل سیدنا امام ابوحنیفہ کے مذہب کو بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

''ینبغی للقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح ان یقوموا الی الصلوۃ، فیصفوا ویسووا الصفوف...... وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ''۔(الموطاء، امام محمد، باب تسویۃ الصف،(ص۸۸)، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

''لوگوں کو چاہیئے جب مؤذن (اقامت کہتے ہوئے) ''حی علی الفلاح'' کہے، اس وقت نماز کے

لئے کھڑے ہوں، پھر صفیں بنائیں، اور صفوں کو سیدھا کریں، یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب بھی ہے''۔

(۲۳) امام ترمذی کا اعلان حق

امام ابوعیسیٰ الترمذی علمائے صحابہ کرام و دیگر ائمہ کا مذہب بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''قد كره قوم من اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه و آلهٖ وسلم وغير هم ان ينظر الناس الامام وهم قيام وقال بعضهم اذا كان الامام فى المسجد و اقيمت الصلوٰة فانما يقومون اذا قال المؤذن''قدقامت الصلوٰة، قدقامت الصلوٰة'' وهو قول ابن المبارك''۔

(الجامع السنن، الترمذی، ابواب السفر، باب كراهية ان ينتظر الناس الامام وهم قيام عند افتتاح الصلوٰة، ؟، طبع ايچ ايم سعيد كمپنی، كراچی)

''نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہل علم صحابہ اور دیگر ائمہ کی ایک قوم اسے مکروہ سمجھتی ہے کہ لوگ (بوقت اقامت) کھڑے کھڑے امام کا انتظار کریں، اُن میں سے بعض نے فرمایا کہ جب امام مسجد میں ہو اور نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اُس وقت کھڑے ہوں جب کہ مؤذن ''قدقامت الصلوٰة، قد قامت الصلوٰة'' کہنے لگے، اور یہی امام عبداللہ بن المبارک کا بھی قول ہے''۔

امام ترمذی نے اس عبارت میں صحابہ کرام وغیرہم کے حوالے سے دو اتیں بیان کیں:

۱۔ یہ کہ بوقت اقامت لوگ کھڑے کھڑے امام کا انتظار کریں، تو یہ مکروہ ہے۔

۲۔ یہ کہ امام مسجد میں موجود ہو، اور اقامت شروع ہو جائے لوگ اُسی وقت کھڑے نہ ہو جائیں، بلکہ ''قد قامت الصلوٰة'' کے قریب کھڑے ہوں۔

ہر وہ شخص جسے ''جامع سنن ترمذی'' کے بارے میں کچھ شدبُد حاصل ہے، وہ جانتا ہے کہ اس کتاب میں امام ترمذی کی عادت ہے کہ جس مسئلے کا وہ عنوان قائم کرتے ہیں، اگر اس میں صحابہ کرام کا اختلاف ہو، یا صحابہ کے اس میں متعدد اقوال ہوں، تو عموماً امام ترمذی اُن کا بیان کر دیتے ہیں، تو اگر آغاز اقامت میں کھڑے ہو جانا بھی کسی صحابی کا مذہب ہوتا تو امام ترمذی اپنی عادت کے مطابق ضرور اُس کا بھی ذکر کرتے، صحابہ کرام سے ترمذی کا یہ نقل کرنا کہ ''لوگ شروع اقامت میں کھڑے نہ ہوں، بلکہ ''قدقامت الصلوٰۃ'' کے قریب کھڑے ہوں، اور

اس کے خلاف کسی صحابی سے کچھ نقل نہ کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ ''شروع اقامت میں اُٹھ کھڑے ہونا'' کم از کم امام ترمذی کے علم میں کسی صحابی کا مذہب نہیں تھا۔ وھذا ھو المقصود

محدث دیوبند کا اعتراف

یہاں ہمارا مقصد و مدعا، مسئلہ زیر بحث کی شرعی حیثیت و درست صورت کو صرف احادیث و آثار کی روشنی میں واضح کرنا ہے، نہ کہ اس کے بارے میں فقہی مذاہب کی نشاندہی، محدث دیوبند علامہ محمد انور شاہ کاشمیری کا فقہی موقف اس بارے خواہ کچھ بھی ہو، لیکن حدیث پاک کی روشنی میں اُن کے نزدیک بھی ہمارا موقف ہی صحیح و درست ہے، چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے محدث دیوبند لکھتے ہیں:

''و یعلم من بعض الاحادیث انهم کانوا یقومون لها بعد تمام الاقامة ومن بعضها انهم کانوا یقومون فی خلالها و هکذا فی کتبنا۔'' (فیض الباری شرح صحیح البخاری، انور شاہ کاشمیری، کتاب الاذان ، باب متی یقوم الناس...... الخ، ج۲ ، طبع المجلس العلمی، ابھیل، سورت ،ھندوستان)

''کچھ احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام اقامت پوری ہونے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے، اور کچھ حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ درمیان اقامت میں (حی علی الصلوٰۃ) پر کھڑے ہوا کرتے تھے، اور ہماری کتابوں میں بھی ایسا ہی لکھا ہے''۔

دیکھا آپ نے؟ محدث دیوبند نے، حدیث پاک کی روشنی میں، صحابہ کرام کا اختتام اقامت پہ، اور درمیان اقامت یعنی ''حی علی الصلوٰۃ'' پہ کھڑا ہونے کا معمول تو بیان کیا مگر شروع اقامت میں دیوبندی بہادروں کی طرح سینہ تان کر کھڑے ہو جانا کسی حدیث کے حوالے سے بیان نہ کیا، اگر یہ طریقہ بھی اُن کے نزدیک، حدیث پاک میں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہوتا تو وہ اُسے ڈنکے کی چوٹ پر بیان کرتے۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواھی تیری

صورت ثانیہ

اگر مقتدی مسجد میں ہوں اور امام بیرون مسجد یا اپنے حجرے میں ہو، اور اقامت شروع ہو جائے، تو اس

صورت میں مقتدیوں کو اس وقت کھڑے ہونا چاہئیے، جب کہ امام کو مصلیٰ کی طرف آتے ہوئے دیکھیں، امام کی آمد سے قبل ہرگز نہ کھڑے ہوں، چاہے اقامت پوری کیوں نہ ہو جائے، اس صورت میں رویئت امام سے پہلے کھڑے ہو جانا خلاف سنت ومکروہ ہوگا، چنانچہ اس پہ احادیث وآثار میں سے چند تصریحات درج ذیل ہیں۔

(۱) حدیث ابو قتادہ نمبر ۱

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوقتادہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ:

"قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتیٰ ترونی"۔(الجامع الصحیح، البخاری، کتاب الاذان، باب متی یقوم الناس ،الخ (طبع اصح المطابع، کراچی)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے، تو مت کھڑے ہوا کرو! تاوقتیکہ مجھے نہ دیکھ لو"۔

(۲) حدیث ابو قتادہ نمبر ۲

امام مسلم اپنی سند سے، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتیٰ ترونی...... فی حدیث معمر وشیبان...... حتیٰ ترونی قد خرجت"۔(الصحیح ، مسلم، کتاب المساجد، باب متی یقوم الناس للصلوٰۃ)، طبع اصح المطابع، کراچی)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے، تو مت کھڑے ہوا کرو! یہاں تک کہ مجھے نہ دیکھ لو، معمر اور شیبان کی روایت میں ہے، یہاں تک کہ مجھے آتا ہوا نہ دیکھ لو"۔

(۳) حدیث ابو قتادہ نمبر۳

امام ابن حبان اپنی "صحیح" میں، بطریق امام عبدالرزاق، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب نماز کی اقامت کہی جائے، تو تم مت کھڑے ہوا کرو! "حتیٰ ترونی خرجت الیکم" یعنی

''جب تک کہ مجھے حجرے سے اپنی طرف آتا ہوا نہ دیکھ لو''۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، امام قسطلانی، کتاب الاذان، باب متی یقوم الناس اذاراوا الامام عند الاقامة، تحت حدیث ۶۳۷ (۲/۱۴۵)، طبع دارنشر السنة، لاهور)

حدیث ابوقتادہ کو ہم نے تین مختلف الفاظ کے ساتھ، صحیح بخاری، صحیح مسلم اور صحیح ابن حبان کے حوالے سے بیان کیا ہے، یہ حدیث ان تین الفاظ میں سے کسی نہ کسی قسم کے لفظوں کے ساتھ تقریباً حدیث پاک کی ہر کتاب میں موجود ہے۔

سبب ارشاد نبوی ﷺ

شروع اقامت میں، حجرہ شریف سے مسجد میں سرکار کی تشریف آوری سے پہلے ہی کھڑے ہو جانے کی، ان تین روایات میں سختی سے ممانعت فرمائی گئی، اس ممانعت نبوی کا سبب یہ ہوا کہ ابتدائی حالات میں بعض اوقات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد میں تشریف آوری سے قبل اقامت شروع ہوتے ہی صحابہ کرام صف بندی کرکے کھڑے ہو گئے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ''صحیح مسلم'' (۱/۲۲۰) میں مروی ہے، کھڑے ہونے میں صحابہ کی یہ جلد بازی آپ کو نا گوار ہوئی، تو آپ نے ''لا تقوموا حتیٰ ترونی خرجت الیکم'' فرما کر اُنہیں اس شروع اقامت میں کھڑے ہو رہنے سے منع فرمایا۔

چنانچہ امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی لکھتے ہیں:

''الاشبه انهم کانوا یقومون الی الصلوٰة قبل خروج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ وسلم ویاخذون مقامهم قبل ان یاخذ ثم امرهم بان لا یقوموا الی الصلوٰة حتیٰ یروه قد خرج تخفیفا علیهم'' (السنن الکبریٰ، بیهقی، کتاب الصلوٰة، باب متی یقوم الماموم، (۲/۲۰)، طبع دائرة المعارف العثمانیة، حیدر آباد دکن)

''قرین تحقیق یہ ہے کہ لوگ (بوقت شروع اقامت) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد میں تشریف آوری سے پہلے ہی اُٹھ کھڑے ہوتے، اور حضور سے پہلے ہی اپنے کھڑے ہونے کی جگہ سنبھال لیتے، تب آپ نے ان پر تخفیف کرتے ہوئے، انہیں حکم دیا کہ (جس وقت اقامت شروع ہو تو) وہ فوراً ہی نماز کے لئے

نہ اُٹھ کھڑے ہوا کریں، تاوقتیکہ سرکار کو تشریف لائے ہوئے نہ دیکھ لیں''۔

امام حافظ احمد بن حجر العسقلانی، امام حافظ بدرالدین محمود العینی، امام محی الدین نو واوی، ممدوح الوھابیہ قاضی شوکانی، اکابر علماء دیوبندیہ مولانا خلیل احمد انبیٹھوی، حدیث ابوقتادہ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ان صنیعھم فی حدیث ابی ھریرہ کان سبب النھی عن ذلك فی حدیث ابی قتادہ وانھم کانوا یقومون ساعۃ تقام الصلوٰۃ ولولم یخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فنھا ھم عن ذلك...... الخ''(فتح الباری شرح صحیح البخاری، العسقلانی، کتاب الاذان، باب متی یقوم الناس الخ، تحت حدیث، طبع دارنشر الکتب الاسلامیۃ، لاھور) (ایضاً۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، العینی، کتاب الاذان، باب متی یقوم الناس الخ، تحت حدیث، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت) (ایضاً۔ شرح صحیح مسلم، النواوی، کتاب المساجد، باب متی یوقوم الناس للصلوٰۃ، طبع اصح المطابع، کراچی) (ایضاً۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار، قاضی شوکانی، کتاب الصلوٰۃ، ابواب موقف الامام والماموم واحکام الصفوف، باب ھل یاخذ القوم مصافھم قبل الامام ام لا؟، طبع داراجیل، بیروت) (ایضاً۔ بذل المجھود فی حل ابی داؤد، خلیل احمد انبیھوی، کتاب الصلوٰۃ، باب فی الصلوٰۃ تقام ولم یات الامام ینتظر ونہ، قعودا، طبع مکتبہ قاسمیہ، ملتان۔)

''حدیث ابوقتادہ میں وارد ہونے والی ''نہی'' کا سبب، صحابہ کا وہ عمل (حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے آغاز اقامت میں کھڑے ہوجانا) تھا، جو حدیث ابوہریرہ میں (صحیح مسلم کے حوالے سے) مذکور ہوا، اور یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ لوگ اقامت شروع ہوتے وقت، تشریف آوری، حضور ﷺ سے پہلے ہی اُٹھ کھڑے ہوجایا کرتے، تو حضور ﷺ نے اس سے ان کو منع فرمادیا۔

بعینہٖ یہی مضمون، حدیث زیرگفتگو کے تحت، کثیر التعداد ائمہ محدثین وشارحین حدیث نے، بالخصوص غیر مقلدین وہابیہ ودیوبندی علماء نے تحریر کیا ہے، بخوف طوالت ہم ان تحریروں کو پس انداز کررہے ہیں، وفیما

ذكرنا كفاية لمن له ادنىٰ دراية۔

امام المحدثین قاضی عیاض مالکی نے، پھر امام محدث وفقیہ حافظ بدرالدین عینی نے پھر امام محی الدین نواوی نے، پھر وہابی عالم مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے کہا کہ صحابہ کا آغاز اقامت میں کھڑے ہوجانے کا عمل، لگتا ہے کہ ایک بار واقع ہوا یا دو بار یا اس کی مانند، دیکھئے عمدۃ القاری: (۱۵۳/۵)، شرح صحیح مسلم للنواوی: (۲۲۰/۱)، عون المعبود لحل مشکلات سنن ابی داؤد: (۲۱۲/۱)۔

نتیجہ بحث

اب مسئلہ روز نیم روز، ماہ نیم ماہ کی طرح نکھر کر واضح ہوگیا کہ ''سرکار کی تشریف آوری سے پہلے، آغاز اقامت ہی میں صحابہ کا کھڑے ہوجانا' جیسا حدیث ابوھریرہ میں آیا، یہ ابتدائی دور کا واقعہ ہے، جس سے سرکار ﷺ نے ''لاتقوموا حتىٰ ترونى'' فرما کر منع فرمادیا تھا، محدثین وشارحین حدیث، حتیٰ کہ اکابر وھابیہ غیر مقلدین ودیابنہ سبھی اس پر متفق ہیں، امام قاضی عیاض، امام عینی، نواوی اور غیر مقلدین کے عظیم آبادی محدث کی تصریح کے مطابق یہ واقعہ دو تین بار ہی پیش آیا، سواب ذمہ داران دیوبند کا آغاز اقامت میں کھڑے ہونے کے ثبوت میں، حضرت ابوھریرہ کی متروک ومنسوخ حدیث کو پیش کئے جانا، بالکل ایسا ہے جیسے کوئی نزول قرآن کے بعد بھی توریت وانجیل کی پیروی کی دعوت دیا کرے، یا تحویل قبلہ کے حکم کے بعد بھی بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کی روایات پیش کرکے انہی پہ عمل کروانے پر بضد ہو۔ فیاللعجب۔

سُمُود

امام مسجد سے باہر ہو اور اقامت شروع کردی جائے تو اس شروع اقامت میں لوگوں کے کھڑا ہوجانے کو حدیث پاک میں ''سُمُود'' یا ''صُمُود'' کہا گیا ہے، جس کا مطلب ہے ''اقامت شروع ہوتے ہی امام کے انتظار میں مقتدیوں کا حیرت زدہ، تن کر کھڑے ہو رہنا، یہ خلاف سنت اور مکروہ ہے، کیونکہ اس سے مذکور الصدر ''حدیث ابوقتادہ'' کی صراحۃً مخالفت ہوتی ہے، درج ذیل احادیث پر غور فرمایئے گا!۔

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر نمبر ۱

امام محدث عبدالرزاق اپنی سند متصل کے ساتھ، حضرت سفیان ثوری سے، بطریق فطر، حضرت ابو خالد

الوالبی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ:

ان علیاً خرج علیھم حین اقیمت الصلوٰۃ، وھم قیام فقال مالکم سامد ین؟ ''۔

(المصنف امام عبدالرزاق، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان، باب قیام الناس عند الاقامۃ، حدیث [illegible]، طبع المجلس العلمی، کراچی۔)

''حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نمازیوں کے پاس (مسجد میں) آئے، جب کہ نماز کے لئے اقامت ہوچکی ہوئی تھی، اورلوگ کھڑے تھے، تو آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ حیرت زدہ تن کرکھڑے ہو''۔

(۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر نمبر ۲

امام حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ اپنی متصل سند سے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے شاگرد، حضرت ابو خالد الوالبی سے روایت کرتے ہیں، آپ نے کہا:

''خرج علی وقد اقیمت الصلوٰۃ، وھم قیام ینتظرونہ، فقال مالی اراکم سامد ین؟''

(المصنف، ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوات، فی القوم یقومون اذا اقیمت الصلوٰۃ قبل انیجی الامام [illegible]، طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراچی)

''مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم (مسجد میں) تشریف لائے، جب کہ نماز کی اقامت ہوچکی ہوئی تھی اور مقتدی آپ کے انتظار میں کھڑے تھے، تو آپ نے (خفا ہوکر) فرمایا کیا ہوا میں تمہیں حیرت زدہ تن کرکھڑے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟''۔

(٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر نمبر ۳

محدث ابوعبید، مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ!

انہ خرج والناس ینتظرونہ للصلاۃِ قیاماً، فقال مالی اراکم سامد ین''۔ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، علی المتقی، حرف الصاد، کتاب الصلاۃ من قسم الافعال، الباب الخامس فی الجماعۃ ،الخ، فصل فی آداب الامام، مایکرہ للمامؤم، حدیث [illegible]، طبع مکتبۃ التراث الاسلامی، حلب ،شام)

''مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم (مسجد میں بعد از اقامت) تشریف لائے تو لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو کر آپ کا انتظار کر رہے تھے، تو آپ نے فرمایا کیا ہوا میں تمہیں حیران، اکڑ کر کھڑے دیکھ رہا ہوں؟''۔

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر نمبر ٤

امام بیہقی کہتے ہیں:

''روی عن ابی خالد ن الوالبیقال خرج الینا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونحن قیام، فقال مالی اراکم سامدین'' (السنن الکبریٰ، البیهقی، کتاب الصلوٰۃ: صفة الصلوٰۃ، باب متی یقوم الماموم، (۲/۱۸)، طبع دائرۃ المعارف العثمانیة، حید ر آباد، دکن)

ابو خالد الوالبی سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب ہمارے پاس (مسجد میں بوقت اقامت) تشریف لائے اور ہم کھڑے تھے، تو آپ نے فرمایا کیا ہوا میں تمہیں حیرت زدہ تن کر کھڑے دیکھ رہا ہوں؟''۔

(۸) عبداللہ بن بریدہ کا اثر نمبر ۱

ابوداؤد اپنی سند کے ساتھ امام حسن بصری کے والد گرامی حضرت کہمس سے روایت کرتے ہیں، کہمس نے کہا:

قمنا الی الصلوٰۃ بمنی والامام لم یخرج، فقعد بعضنا، فقال لی شیخ من اهل الکوفة مایقعدك؟ قلت ابن بریدۃ قال حذا السمود''۔ (السنن، ابوداؤد، کتاب الصلوۃ تقام ولم یات الامام ینتظرونه قعودا، (۱/۸۰)، طبع اصح المطابع کراچی)

''ہم نے منیٰ میں نماز کے لئے اُٹھنے کا ارادہ کیا، حالانکہ امام صاحب برآمد نہ ہوئے تھے، تو ہم میں سے بعض لوگ بیٹھے رہے، تو مجھ سے اہل کوفہ میں سے ایک شخص نے کہا آپ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ تو میں نے کہا حضرت بریدہ الاسلمی (صحابی) کے صاحبزادے (حضرت عبداللہ) کہتے ہیں، اس وقت کھڑے ہونا ''سمود'' ہے (جو کہ مکروہ ہے)''۔

(۹) عبداللہ بن بریدہ کا اثر نمبر ۲

امام حافظ ابوبکر احمد حسین البیہقی اپنی سند کے ساتھ لکھتے ہیں:

'' عن...... کهمس، قال قمنا بمنیٰ الی الصلوۃ والامام لم یخرج، فقعد بعضنا، فقال لی

شيخ من اهل الكوفة مايقعدك؟ قلت ابن بريدة قال حذا السمود“۔ (السنن الكبرىٰ، البيهقى، كتاب الصلوة، باب متى يقوم الماموم (ج/ص [illegible])، طبع دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد، دكن)

”حضرت کہمس سے روایت ہے، کہتے ہیں ہم منیٰ میں نماز کی طرف اُٹھنے لگے،اور ابھی تک امام صاحب باہر نہیں آئے تھے،تو ہم میں سے بعض لوگ بیٹھے رہے،تو اہل کوفہ میں سے ایک بوڑھے نے مجھ سے کہا آپ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ میں نے کہا کہ عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ یہ کھڑے ہونا ”سمود“ ہے (جو کہ مکروہ ہے)“۔

(۱۰) امام ابراهيم النخعى كا اثر نمبر ۱

محدث عبدالرزاق حضرت سفیان ثوری سے روایت کرتے ہیں کہ زبیر بن عدی حضرت ابراہیم النخعی سے روایت کرتے ہیں، زبیر بن عدی کہتے ہیں:

”سألته اقياماً ام قعودا تنظرون الامام؟ قال بل قعودا“۔ (المصنف، امام عبدالرزاق، كتاب الصلوة، ابواب الاذان، باب قيام الناس عند الاقامة، حديث، طبع المجلس العلمى كراچى)

”میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا، کیا آپ لوگ (اقامت کے وقت) امام کا انتظار کھڑے کھڑے کرتے ہیں یا بیٹھ کر؟ آپ نے فرمایا کھڑے کھڑے نہیں، بلکہ بیٹھ کر“۔

(۱۱) امام ابراهيم النخعى كا اثر نمبر ۲

حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ، حضرت وکیع سے، وہ حضرت سفیان ثوری سے، اور وہ زبیر بن عدی سے روایت کرتے ہیں:

”قال قلت لابراهيم، القوم ينتظرون الامام قياماً، او قعودا؟ قال لا بل قعودا“۔ (المصنف، ابوبكر بن ابى شيبه، كتاب الصلوات، فى الامام متى يكبر اذا قال المؤذن قد قامت الصلوة، ، طبع ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچى)

”زبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ آیا نمازی (بوقت اقامت) کھڑے کھڑے امام کا

انتظار کریں یا بیٹھ کر؟ تو آپ نے فرمایا نہیں! بلکہ بیٹھ کر"۔

(۱۲) امام ابراهيم النخعى كا اثر نمبر ٣

امام ابن ابی شیبہ، حضرت جریر سے، وہ حضرت منصور سے راوی، اور وہ حضرت ابرہیم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"كانوا يكرهون ان ينتظر الرجل اذا قال المؤذنقد قامت الصلوة ، وليس عندهم الامام وكانوا يكرهون ان ينتظروا الامام قياما، وكان يقال هو السمود"۔ (المصنف، ابوبكر بن ابى شيبه، كتاب الصلوات، فى الامام متى يكبر اذا قال المؤذن قد قامت الصلوة، (۴۱۷/۱) ، طبع ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچى)

"صحابہ واکابرین تابعین اسے مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی (کھڑے کھڑے) امام کا انتظار کرے جس وقت مؤذن 'قدقامت الصلوة' کہے، حالانکہ امام ان کے پاس موجود نہ ہو، اور صحابہ وا کابر تابعین اسے مکروہ سمجھتے تھے کہ (بوقت اقامت) لوگ کھڑے ہوکر امام کے آنے کا انتظار کریں، اور کہا جاتا تھا یہ "سمود" ہے"۔

(۱۳) امام ابراهيم نخعى كا اثر نمبر٤

حافظ ابن ابی شیبہ حضرت وکیع سے، بطریق سفیان، عن مغیرہ، عن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا:

"فى القوم ينتظرون الامام قياما، قال ذلك السمود"۔ (المصنف، ابوبكر بن ابى شيبه، كتاب الصلوات، فى الامام متى يكبر اذا قال المؤذن قد قامت الصلوة، (۴۱۷/۱) ، طبع ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچى)

"ان نمازیوں کے بارے میں جو (اقامت میں) کھڑے ہوکر امام کی آمد کا انتظار کریں، امام ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ یہی "سمود" (جو کہ مکروہ ہے)"۔

(۱۴) اثر امام نخعى نمبره

امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی لکھتے ہیں:

"سُئل ابراهيم النخعي اينتظرون الامام قياما، او قعودا؟ قال بل قعودا"۔ (السنن الکبریٰ، البیهقی، کتاب الصلوة، باب متی یقوم الماموم(ط ۱/۲)، طبع دائرةالمعارف العثمانیة، حیدر آباد، دکن)

"حضرت ابراہیم النخعی سے سوال کیا گیا، کیا نمازی (اقامت میں) امام کی آمد کا انتظار کھڑے کھڑے کریں، یا بیٹھ کر؟ آپ نے فرمایا نہیں! بلکہ بیٹھ کر"۔

ایک شبہ کا ازالہ

بعض لوگ صفیں درست کرنے کا بہانہ بنا کر آغازِ اقامت ہی میں تن کر کھڑے ہو جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ اگر اقامت بیٹھ کر سنیں تو صفیں درست کرنے کی سنت ہم کب ادا کریں؟ ان کی خدمت میں جواباً عرض کیا جائے کہ صحیحین وغیرہما کی احادیث مرفوعہ، نیز خلفاء راشدین کے عمل سے صاف ظاہر ہے کہ یہ سب مقدسین آخر اقامت میں صفیں درست کرنے کا اہتمام فرماتے تھے، جب صفیں درست ہو لتیں، تو "اللہ اکبر" کہہ کر نماز شروع فرماتے، یہ بات متعدد احادیث سے دکھائی جا سکتی ہے۔

لہذا اتباع سنت کا تقاضہ یہی ہے کہ اقامت بیٹھ کر ہی سنی جائے اور امام و مقتدی ایک ساتھ "حی الصلوٰة" پر یکبارگی کھڑے ہونا شروع کر دیں، اور "قد قامت الصلوٰة" پر مکمل کھڑے ہو جائیں، اگر صفیں درست نہ ہوں تو اس وقت صفیں بھی درست کر لی جائیں، تاکہ صفیں درست کرنے کی اہم سنت بھی سنت نبوی، سنت خلفاء راشدین کے مطابق انجام پائے، اور جب صفیں درست ہو جائیں تو امام "اللہ اکبر" کہہ کر نماز کا آغاز کر دے، تاکہ سب کام سنت کے مطابق پورے ہوں۔

اور اگر لوگ مسجد میں آتے ہی ترتیب وار اس طرح بیٹھتے جائیں کہ کھڑا ہونے کے وقت صفوف کے سیدھا کرنے میں دیر ہی نہ لگے تو اس میں اور بھی آسانی ہوگی، اور کسی سنت یا مستحب کا ترک بھی نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے ہم سب کو صحیح معنوں میں اتباع سنت کی توفیق عطا فرمائے! آمین۔